مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا	کیا۔ کیونکہ وہ ایک دوسرے پر زیادتی کرنا
بَيْنَهُمْ (الجاثیہ - ۱۷)	چاہتے تھے۔

اس سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بلاواسطہ یا بالواسطہ ہر انسان کی ہدایت کا سامان فراہم کر دیا ہے اور سیدھے رستے کی نشان دہی کر دی ہے۔ اب اگر کوئی انسان کفر و ضلالت کی راہ اختیار کرتا ہے تو وہ خود ہی اس کے لیے ذمہ دار و مسئول ہے۔

آخر میں یہ بات قابلِ وضاحت ہے کہ مختلف قوموں اور ملکوں میں جو مذہبی رہنما مانے گئے ہیں اور وہ ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے گزر چکے، مگر ان کے نبی ہونے یا نہ ہونے کا ذکر قرآن و حدیث میں وارد نہیں، اُن کی نبوت کے بارے میں ہمیں سکوت اختیار کرنا چاہیے۔ ممکن ہے کہ وہ خدا کے نبی ہوں مگر ان کی تعلیم میں تحریف ہو چکی ہو اور ممکن ہے کہ ایسا نہ ہو۔

---

(۲)

عورتوں کا بال کٹوانا

جناب مولانا عبدالمالک صاحب۔ منصورہ۔ لاہور

سوال: تازہ شمارہ ترجمان القرآن میں بہن فہمیدہ نے بیوٹی پارلر کھولنے اور بال کاٹنے کے بارے میں دو سوال کیے ہیں۔

آپ نے پہلے سوال کا تو بہت شافی اور اچھا جواب دیا ہے، مگر دوسرے سوال، بال کاٹنے کے بارے میں سکوت فرما گئے ہیں۔ حالانکہ مجھے دوسرے سوال سے زیادہ دلچسپی تھی۔ کیونکہ آجکل بال کاٹنا فیشن کا نام پا کر ایک وبا کی صورت میں پھیل گیا ہے اور پھیل رہا ہے اور اس کا عدم جواز لوگ یہ کہہ کر رد کر دیتے ہیں کہ نہ تو قرآن اور نہ ہی حدیث میں اس کی واضح حرمت آئی ہے اور نہ ہی منع کیا گیا ہے۔

اس لیے براہ مہربانی بال کاٹنے کے بارے میں سیر حاصل مواد فراہم کیجیے تاکہ ذہنوں کو خلجان سے نجات ملے اور دلائل دیئے جا سکیں۔

جواب :- محترمہ فہمیدہ صاحبہ کے سوال "کیا بال کاٹنا گناہ ہے اگر چٹیا موجود ہو صرف سامنے سے تھوڑی سی لٹیں کاٹ دی جائیں تو یہ بھی ناجائز ہے" کے متعلق آپ نے تفصیلی جواب دینے کے متعلق تحریر فرمایا ہے جو درج ذیل ہے۔

حدیث میں ایسی عورتوں پر لعنت کی گئی ہے جو اپنی فطری خلقت میں بناؤ سنگار کی خاطر تبدیلی کرتی ہیں۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے گودنے والیوں گدوانے والیوں، نوچنے والیوں نچوانے والیوں، حسن کی خاطر دانتوں میں کشادگی پیدا کرنے والیوں اللہ کی خلقت میں تبدیلی کرنے والیوں پر لعنت فرمائی ہے۔ ایک روایت میں "الا من داء" مگر بیماری کی وجہ سے استثنا آیا ہے جس نے مزید وضاحت کردی کہ طبی وجوہ کی بنا پر اس کی اجازت ہے۔ اسی طرح ایسی عورتوں پر جو مردوں سے مشابہت کرتی ہیں اور ایسے مردوں پر جو عورتوں سے مشابہت اختیار کرتے ہیں اور اس بنا پر ایک دوسرے کا لباس پہنتے ہیں اس پر بھی لعنت کی گئی ہے۔

ان احادیث کے پیش نظر علما نے عورتوں کے لیے فیشن کی خاطر بالوں کا کاٹنا حرام قرار دیا ہے۔

قال ابوجعفر الطبری فی هذا الحدیث دلیل علی انه لا یجوز تغییر شیٔ مما خلق الله المراة علیه او نقص التماسا للتحسین لزوج او غیره -

(فقه السنة ج ۳ ص ۴۹۷)

ابوجعفر طبری نے کہا ہے کہ اس حدیث میں دلیل ہے کہ عورت کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ فطری خلقت میں کمی بیشی کر کے تبدیلی کرے شوہر یا کسی دوسرے کے لیے حسین و جمیل بننے کی خاطر۔

درمختار میں ہے "قطعت شعر راسها اثمت ولعنت" عورت اپنے سر کے بالوں کو کاٹے تو گناہ گار اور ملعون ہوگی" اگرچہ شوہر نے اس کی اجازت دی کیونکہ خالق کی معصیت میں کسی کی طاعت نہیں ہے۔" "درمختار" رد المحتار ج ۶ ص ۴۰۷)

پس کسی عورت کا سامنے یا پیچھے سے تھوڑے سے بال کاٹنا بھی خوب صورت بننے کی خاطر منع ہے۔